عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت اوراس میں کیے جانے والے اعمال

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت اوراس میں کیے جانے والے اعمال

اس اللہ تعالی کی ہی تعریفات ہیں جس نے اوقات وزمان کوپیدافرمایا اوران اوقات میں سے ایک کودوسرے پرفضیلت ادافرمائی اور کچھ مہینوں اورایام کوخصوصی فضیلت اورامتیازی حیثیت بھی دی اورایسے فضائل سے نوازاجس میں اجروثواب بڑھ جاتا ہے ۔

اوراللہ تعالی کی جانب سے اپنے بندوں پرفضل وکرم بڑھ جاتا ہے تاکہ انہیں اعمال صالحہ کرنے اوراطاعت وفرمانبرداری کرنے میں اس سے تعاون مدحاصل ہو، اورنشاط وچستی کی تجدید ہوتی ہے تاکہ مسلمان ثواب کاوافرحصہ حاصل کرسکے ، اوروہ موت کے آنے سے قبل ہی اس کی تیاری کرتے ہوئے روزقیامت کے لیے بھی زاداٹھاکرسکے ۔

اطاعت وفرمانبرداری کے مواسم کے فوائدیہ ہیں کہ جوکچھ رہ گیااورعمل نہیں کیاجاسکااس کمی کوپوراکیاجائے اوراس کے عوض میں کچھ اعمال کرلیے جائیں ، اوران فضلیت والے موسموں سے ہرایک موسم میں کوئی نہ کوئی ایساکام پایاجاتا ہے جس پرعمل پیراہوکربندے اللہ تعالی کاتقرب حاصل کرتے ہیں ۔

اوراس میں اللہ تعالی کی مہربانیوں کافیظان ہوتا ہے جسے اللہ تعالی چاہے اس پراپنے فضل وکرم اوررحمت سے مہربانی کرتے ہیں ، لھذاوہ شخص بہت ہی خوش نصیب ہے جوان موسموں اورمہینوں اورایام واوقات میں اپنے پروردگاروالہ کی اطاعت وفرمانبرداری کرکے اللہ رب العزت کاتقرب حاصل کرنے کوغنیمت جانتا ہے لھذاہوسکتا ہے ایسے شخص کواس مہربانی کی خوشبوحاصل ہواوروہ سعادت حاصل کرتے ہوئے جہنم کی آگ اوراس کے شعلوں سے محفوظ ہوجائے ۔

دیکھیں : اللطائف لابن رجب صفحہ نمبر (40) ۔

لھذامسلمان کواپنی عمرکی قدراورزندگی کی قیمت پہچانتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کثرت سے کرنی چاہیے اورموت تک خیروبھلائی کے کاموں پرہمیشگی کرنی چاہیے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کافرمان ہے :

{اوریقین آنے تک اپنے رب کی عبادت کیجئے} الحجر(99) ۔

مفسرین نے یقین کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مرادموت ہے ۔

اطاعت فرمانبرداری کے عظیم موسموں میں ذوالحجہ کے پہلے دس دن بھی ہیں جسے اللہ تعالی نے باقی سارے سال کے ایام پرفضیلت دی ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث میں پائی جاتی ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ان دس دنوں میں کیے گئے اعمال صالحہ اللہ تعالی کوسب سے زیادہ محبوب ہیں ، صحابہ نے عرض کی اللہ تعالی کے راستے میں جھاد بھی نہیں !! تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اورجھادفی سبیل اللہ بھی نہیں ، لیکن وہ شخص جواپنا مال اورجان لے کرنکلے اورکچھ بھی واپس نہ لائے) صحیح بخاری (457/2) ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عشرہ ذی الحجہ میں کیے گئے عمل سے زیادہ پاکیزہ اور زیادہ اجروالا عمل کوئی نہیں ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ نہ ہی اللہ تعالی کے راستے میں جھاد کرنا ؟ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اور نہ ہی اللہ تعالی کے راستے میں جھاد کرنا) سنن دارمی (357/1) اس کی سند حسن ہے دیکھیں الارواء الغلیل (398/3) ۔

مندرجہ بالا اور اس کے علاوہ دوسری نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ذوالحجہ کے پہلے دس دن باقی سال کے سب ایام سے بہتر اور افضل ہیں اور اس میں کسی بھی قسم کا کوئی استثناء نہیں حتی کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ بھی نہیں ، لیکن رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی دس راتیں ان ایام سے بہتر اور افضل ہیں کیونکہ ان میں لیلۃ القدر شامل ہے ، اور لیلۃ القدر ایک ہزار راتوں سے افضل ہے ، تو اس طرح سب دلائل میں جمع ہوتا ہے ۔

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (412/5) ۔

ہمارے مسلمان بھائی : ان دس دنوں کی فضیلت بہت سے امور کی بنا پر واضح ہوتی ہے جن میں سے چند ایک ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں :

1– اللہ سبحانہ وتعالی نے ان ایام کی قسم کھائی ہے : اور کسی چیز کی قسم اٹھانا اس کی اہمیت وفضلیت اور اس کے عظیم نفع پر دلالت کرتی ہے ، اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کی قسم اٹھاتے ہوئے فرمایا :

{ قسم ہے فجر کی ، اور دس راتوں کی } ۔

ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنھم اور مجاھد ، اور کئی ایک سلف رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ یہ عشرہ ذی الحجہ ہے ، اور ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اور یہی صحیح ہے ۔ دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (413/8) ۔

2– نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی گواہی اور شھادت دی ہے کہ یہ دنیا کے ایام میں سب سے افضل ایام ہیں جیسا کہ حدیث بیان بھی کی جا چکی ہے ۔

3– نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام میں اعمال صالحہ کرنے پر ابھارا ہے : اس کی وجہ سے یہ ہے کہ باقی سارے ممالک میں بسنے والوں کو تو ان ایام کے شرف کی بنا پر اور جگہ کے شرف کی بنا پر جو حجاج کرام کے ساتھ خاص ہے ۔

4– نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام میں زیادہ سے زیادہ حمد وثنا اور تکبیریں پڑھنے کا حکم دیا ہے ، جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالی کے ہاں ان دس ایام سے عظیم ایام اور کوئی نہیں اور نہ ہی ان میں کیے گئے اعمال کے علاوہ کوئی اور اعمال اسے زیادہ محبوب ہیں ، لھذا ان ایام میں لاالہ الااللہ ، اور تکبیریں بکثرت پڑھا کرو ، اور اللہ تعالی کی حمد وثنا کثرت سے کیا کرو) مسند احمد (224/7) ، علامہ احمد شاکر رحمہ اللہ تعالی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے ۔

5– اس عشرہ میں یوم عرفہ بھی آتا ہے اور یہ ایسا دن ہے جسے یوم مشھود کہا جاتا ہے . جس میں اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے دین کو مکمل کیا اور اس دن کا روزہ رکھنے سے دو برس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں ، اور اسی عشرہ میں یوم النحر (دس ذی الحجہ) بھی ہے جو علی الاطلاق سال بھر کے دنوں میں سب سے عظیم دن ہے اور یہی حج کا بڑا دن ہے . جس میں ایسی عبادات اور اطاعات وفرمانبرداری اکٹھی ہوتی ہیں جو کسی اور دن میں جمع نہیں ہوتیں ۔

6–اسی عشرہ میں قربانی اور حج بھی آتا ہے ۔

عشرہ ذي الحجہ (ذوالحجہ کے پہلے دس دن) کے اعمال میں یہ بھی شامل ہے کہ : ان دس دنوں کا ادراک اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے ، لھذا بندے کواس کی اس طرح قدر کرنی چاہیے جس طرح اس کا حق ہے اور جس طرح صالح اور نیک لوگوں نے اس کی قدر کی ، تو مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اس نعمت کا شعور پیدا کرے اور اس فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے ان دس دنوں میں زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کرے ۔

اوراسے چاہیے کہ وہ اپنے نفس کواطاعت وفرمانبرداری کی طرف راغب کرے ، خیر وبھلائی کے طریقے اور کئی طرح کی نیکیاں بھی اللہ تعالی کی طرف اپنے بندوں پر فضل وکرم اور عنایت ہے ، اوراس نے انہیں کئی ایک اقسام کی اطاعت وفرمانبرداری کے راستے دکھائے ہیں تا کہ وہ اپنے رب اور آقا کی عبادت میں لگے رہیں اوراعمال صالحہ کرنے سے اکتاہٹ محسوس نہ کریں ، بلکہ وہ اس میں چست اور نشیط ہوکر عبادت میں مگن رہیں ۔

ذوالحجہ کے ان دس دنوں میں مسلمان کومندرجہ ذیل کام کرنے چاہیں :

1–روزے ۔

مسلمان شخص کے لیے نوذوالحجہ کا روزہ رکھنا سنت ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دس ایام میں اعمال صالحہ کرنے پر ابھارا ہے اور روزہ رکھنا اعمال صالحہ میں سے سب سے افضل اوراعلی کام ہے ، اوراللہ تعالی نے روزہ اپنے لیے چنا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

(ابن آدم کے سارے کے سارے اعمال اس کے اپنے لیے ہیں لیکن روزہ نہیں کیونکہ وہ میرے لیے ہے اورمیں ہی اس کا اجر وثواب دونگا) ، صحیح بخاری حدیث نمبر (1805) ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نوذوالحجہ کا روزہ رکھا کرتے تھے ، ھنیدہ بن خالد اپنی بیوی سے اوروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نے بیان کیا : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوذوالحجہ اوریوم عاشوراء اورہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے ، مہینہ کے پہلے سوموار اوردو جمعراتوں کے ۔

سنن نسائی (205/4) سنن ابوداود ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (462/2) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

2– تکبیریں کہنا :

ان دس ایام میں مساجد ، راستوں اور گھروں اور ہر جگہ جہاں اللہ تعالی کا ذکر کرنا جائز ہے وہیں اونچی آواز سے تکبیریں اور لاالہ الااللہ ، اورالحمدللہ کہنا چاہیے تا کہ اللہ تعالی کی عبادت کا اظہار اوراللہ تعالی کی تعظیم کا اعلان ہو ۔ مرد تواونچی آواز سے کہیں گے لیکن عورتیں پست آواز میں ہی کہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اپنے فائدے حاصل کرنے کوآجائیں ، اوران مقرردنوں میں ان چوپایوں پر اللہ تعالی کا نام یاد کریں جو پالتو ہیں} الحج (28) ۔

جمہور علماء کرام کا کہنا ہے کہ معلوم دنوں سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ ایام معلومات سے مراد دس دن ہیں ۔

اور تکبیر کے الفاظ یہ ہیں :

اللہ أکبر ، اللہ أکبر لاإلہ إلا اللہ ، واللہ أکبر وللہ الحمد

اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ، اور اللہ بہت بڑا ہے ، اور اللہ تعالی ہی کی تعریفات ہیں ۔

اس کے علاوہ بھی تکبیریں ہیں ۔

یہاں ایک بات کہنا چاہیں گے کہ موجودہ دور میں تکبیریں کہنے کی سنت کو ترک کیا جاچکا ہے اور خاص کران دس دنوں کی ابتداء میں توسننے میں نہیں آتی کسی نادر شخص سے سننے میں آئیں گیں ، اس لیے ضروری ہے کہ تکبیروں کو اونچی آواز میں کہا جائے تاکہ سنت زندہ ہوسکے اور غافل لوگوں کو بھی اس سے یاددھانی ہو ۔

ابن عمر اور ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہما کے بارہ میں ثابت ہے کہ وہ دونوں ان دس ایام میں بازاروں میں نکل کر اونچی آواز کے ساتھ تکبیریں کہا کرتے تھے اور لوگ بھی ان کی تکبیروں کی وجہ سے تکبیریں کہا کرتے تھے ، اس کا مقصد اور مراد یہ ہے کہ لوگوں کو تکبریں کہنا یاد آئیں اور ہر ایک اپنی جگہ پر اکیلے ہی تکبریں کہنا شروع کردے ، اس سے یہ مراد نہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہوکر بیک آواز تکبیریں کہیں کیونکہ ایسا کرنا مشروع نہیں ہے ۔

اور جس سنت کو چھوڑا جاچکا ہو یا پھر وہ تقریبا چھوڑی جارہی ہو تو اس پر عمل کرنا بہت ہی عظیم اجروثواب پایا جاتا ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی اس پر دلالت کرتا ہے :

(جس نے بھی میری مردسنت کو زندہ کیا اسے اس پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب دیا جائے گا اور ان دونوں کے اجروثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی) اسے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے : دیکھیں سنن ترمذي (443/7) یہ حدیث اپنے شواھد کے ساتھ حسن درجہ تک پہنچتی ہے ۔

3- حج وعمرہ کی ادائیگی :

ان دس دنوں میں جو سب سے افضل اور اعلی کام ہے وہ بیت اللہ کا حج وعمرہ کرنا ہے ، لھذا جسے بھی اللہ تعالی اسے اپنے گھر کا حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس نے مطلوبہ طریقہ سے حج کے اعمال ادا کیے توان شاء اللہ اسے بھی اس کا حصہ ملے گا جونبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے :

(حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئی اجروثواب نہیں) ۔

4- ان دس ایام میں عموما اعمال صالحہ کرنا :

کیونکہ اللہ تعالی کو اعمال صالحہ محبوب ہیں ، اور اس وجہ سے یہ لازم ہے کہ اس کا اجروثواب بھی اللہ تعالی سے بہت زیادہ ملے گا ، لھذا جس کے لیے حج کرنا ممکن نہیں اسے چاہیے کہ وہ ان افضل ایام واوقات کو اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری میں گزارتے ہوئے نماز اور قرآت قرآن کریم اور ذکرواذکار اور دعا وصدقہ وخیرات اور والدین سے حسن سلوک اور نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے اور اسی طرح دوسرے خیروبھلائی کے موں کا خاص اہمتام کرے ۔

5- قربانی :

عشرہ ذی الحجہ کے اعمال صالحہ میں قربانی کے ذریعہ اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنا بھی شامل ہے کہ قربانی کی جائے اور اللہ تعالی کے راستے میں مال خرچ کیا جائے ۔

6- سچی اور پکی توبہ جسے توبہ نصوحہ کہا جاتا ہے کی جائے :

ان دس دنوں میں جوچیز زیادہ تاکید سے ہونی چاہیے وہ اللہ تعالی کے سامنے اپنے کیے کی توبہ ہے کہ جوکچھ معاصی وگناہ اورنافرمانی ہوچکی اس پر مسلمان توبہ کرے ۔

توبہ اللہ تعالی کی جانب رجوع اوراس کی طرف واپس آنے اورجوچیزاللہ تعالی کوناپسند ہے اسے ظاہری اورباطنی دونوں طرح ترک کرنے اورجوکچھ ہوچکااس پرندامت ، فوری طور پراسے ترک اورآئندہ نہ کرنے کے عزم اوراللہ تعالی کے محبوب عمل کوکرتے ہوئے حق پراستقامت کوتوبہ کہتے ہیں ۔

اورمسلمان پرواجب اورضروری ہے کہ جب وہ کسی معصیت ونافرمانی کاارتکاب کربیٹھے تواس جتنی جلدی ہوسکے توبہ کرلے اوراسے مہلت نہیں دینی چاہیے کیونکہ :

اول : اسے اس کا علم نہیں کہ موت کب اورکسی وقت اورکس لحظہ میں آدبوچے ۔

دوم : کیونکہ برائی اوربھی برائیوں کے ارتکاب کا باعث بنتی ہے ۔

اورپھر فضیلت کے اوقات میں توبہ کرنے کی شان ہی کچھ نرالی ہوتی ہے وہ اس لیے کہ اس وقت غالب طور پر نفس اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری کی طرف راغب ہوتا ہے اورخیر وبھلائی کرنے کی خواہش ہوتی ہے جس کی بنا پراعتراف گناہ اورندامت کا اظہاربہت جلدپیدا ہوتا ہے ، وگرنہ توبہ توہروقت اورہر زمانے میں واجب اورضروری ہے ، اورجب کسی مسلمان میں اعمال صالحہ اورسچی توبہ فضیلت والے اوقات اورموسم خیر میں جمع ہوجائے توان شاء یہ کامیابی وکامرانی کا پیش خیمہ اورزینہ ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{ہاں جوشخص توبہ کرلے اورایمان لے آئے اورنیک اعمال کرے یقین ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہوجائے گا} القصص (67) ۔

لھذا مسلمان شخص کوخیر وبھلائی کے موسموں اوراوقات پر حریص ہونا چاہیے کیونکہ یہ بہت ہی جلد ختم ہوجاتے ہیں ، اوراسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کواعمال صالحہ کی طرف لائے تاکہ وہ اس کا اجروثواب حاصل کرسکے اس لیے کہ اسے اجروثواب کی اشد ترین ضرورت ہے ۔

اوراجروثواب اورنیکیاں بہت کم ہیں ، لیکن موت اوراس دنیافانی سے کوچ کا وقت انتہائی قریب ہے ، اورراستہ بھی پرخطر اورپرپیچ ہے ، اوردھوکہ غالب ہے اور عظیم خطرے کا خدشہ ہے اوراللہ سبحانہ وتعالی تمہیں دیکھ رہا ہے ، اوراسی کی طرف واپس جانا ہے اوراس کے علاوہ کوئی بھی ٹھکانہ دینے والا نہیں :

{جوبھی ذرہ برابرخیر وبھلائی اورنیکی کرے گاوہ اسے دیکھ لے گا اورجوبھی ذرہ برابر برائی اور شر کا ارتکاب کرے گا وہ بھی اسے دیکھ لے گا} ۔

اس فرصت کوغنیمت جانیں اوران عظیم ایام میں اعمال کریں ، اس کا کوئی عوض نہیں اوراس کی قدروقیمت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ، جتنی جلدی ہوسکے اعمال کرلواعمال کرلو ، اورموت کے حملے سے قبل جلدی اورتیزي دکھالو ، اورزیادتی کرنے والے کی ندامت سے قبل کچھ کرلو ، اوراس واپسی کے سوال سے قبل کچھ عمل کرلوجس کا جواب بھی نہیں دیا جائے اوراس کی بات تسلیم کرتے ہوئے اسے دنیا میں واپس نہیں بھیجا جائے گا ۔

امیدوں اورخواہشوں کے پورے ہونے میں حائل ہونے والی موت سے قبل اوراس سے قبل کہ وہ اپنے اس گڑھے میں اپنے اعمال کے ساتھ قید کردیا جائے کچھ اعمال صالحہ کرلو ۔

اے وہ شخص جس کا دل رات کی سیاہی کی مانند سیاہ ہوچکا ہے ، کیا تیرا دل روشن اورنرم نہیں ہونا چاہتا اورکیا وہ نرم نہیں ہوسکتا ؟ کیوں نہیں ایسا ہوسکتا ہے آؤاوراس عشرہ ذوالحجہ میں اپنے رب اورمولاکی رحمت وفضل کے جھونکے سمیٹ لوکیونکہ یہ ایسے جھونکے ہیں جسے یہ پہنچ جائیں وہ شخص سعادت مند ہوجاتا ہے اوریہ پہنچتے بھی اسے ہی ہیں جسے اللہ تعالی چاہتا اوروہ قیامت کے دن سعادت مند ہوگا ۔